Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.25 Issue: 02 (July – December 2026)
Date of Publication: 30- December 2026
HEC Category, **Y**: (2026-2027)

eISSN: 2664-0171,
pISSN: 1992-8556

معارفِ اسلامی

Title	احترام انسانیت: مباحث کشف المحجوب کی روشنی میں
Authors & Affiliations	**Dr Abdul Basit** Director Muslim Research Scholars Organization (MRSO) / Faculty Member, Department of Islamic Studies, Virtual University of Pakistan, Multan Campus. mrso.projects@g[1]mail.com **Dr Syed Mujahid Hussain** Director Jamia Khurshid ul Islam, Ehsan Purr, Punjab, Pakistan. mujahidgcu2@gmail.com **Muhammad Sulaman** Writer/Editor at Hamdard Educational Center Lahore / MPhil Scholar, University of Education Lower Mall Campus, Lahore, Punjab, Pakistan. msuleman041@gmail.com
Dates	*Received :* 15-10-2026 *Accepted:* **06-10-**2026 *Published:* **20-11-**2026
Page	*83-97*
Citation	
Copyright	
Publisher	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla RDB	SIS
Islamic Research Index	HJRS HEC Journal Recognition System	تحقیقات اسلامیہ	Asian Research Index	Academic Resource Index ResearchBib	ATLA Religion Database	SIS

احترام انسانیت: مباحث کشف المحجوب کی روشنی میں

Human Honor: Discussions in the light of Kashf al-Mahjub

Abstract

‘Ali ibn ‘Uthman al-Hujwiri, widely known as Data Ganj Bakhsh, presents numerous accounts, Prophetic traditions, sayings, moral narratives, and instructive anecdotes throughout *Kashf al-Mahjub* that highlight the dignity, honor, and respectful treatment of human beings. Among these, the dialogue between the Abbasid caliph Harun al-Rashid and the renowned Sufi Fudayl ibn ‘Iyad is particularly significant from the perspective of governance and the rights and responsibilities of rulers. In this dialogue, Fudayl ibn ‘Iyad reminds Harun al-Rashid of the example of the Umayyad caliph ‘Umar ibn ‘Abd al- ‘Aziz, who regarded the responsibility of caliphate as a serious trial and sought guidance from Salim ibn ‘Abd Allah, Raja’ ibn Haywah, and Muhammad ibn Ka‘b al-Qurazi. He was advised to regard the elderly as his parents, the young as his brothers, and children as his own children, and to treat all members of society with compassion, justice, and affection. He was further reminded that the ruler would be accountable before Allah because he exercised authority and treated those under his care. Through such narratives, al-Hujwiri presents human dignity not merely as an individual moral value but also as a principle with social, political, and ethical implications. His teachings extend from personal conduct to collective responsibility and from individual relationships to the broader obligations of rulers toward society. In the contemporary world, where various forms of intolerance, discrimination, social inequality, violence, and disregard for human dignity remain widespread, al-Hujwiri’s teachings provide a valuable ethical framework for restoring respect, compassion, justice, and responsible human relations. This study therefore examines the concept of human dignity in *Kashf al-Mahjub*, with particular attention to its spiritual, moral, social, and political dimensions, and explores its relevance to contemporary society.

Keywords: Human Honor, *Kashf al-Mahjub*, ‘Ali ibn ‘Uthman al-Hujwiri, Islamic Ethics, Social Responsibility.

اسلام نے انسانی زندگی کو عزت، حرمت، عدل، رحمت اور باہمی احترام کے اصولوں پر استوار کیا ہے۔ انسان محض ایک حیاتیاتی وجود نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک باوقار مخلوق ہے، جسے عقل و شعور، اختیار اور اخلاقی ذمہ داری جیسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں انسانی جان و مال، عزت و آبرو اور بنیادی حقوق کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ قرآنِ مجید نے انسان کے مقام و مرتبے، اس کی تکریم اور زمین پر اس کی ذمہ داریوں کو مختلف مقامات پر واضح کیا ہے، جبکہ سنتِ نبوی ﷺ نے ان اصولوں کو عملی زندگی میں نافذ کرتے ہوئے انسانی تعلقات، معاشرتی حقوق اور باہمی احترام کے جامع اصول فراہم کیے ہیں۔ اس اسلامی تصورِ انسان کو سمجھنا اس امر کے لیے بھی ضروری ہے کہ صوفیانہ ادب میں انسانی عظمت، اخلاقی تربیت، تزکیۂ نفس اور حقوق العباد کے مباحث کو کس فکری و روحانی بنیاد پر پیش کیا گیا ہے۔

بالخصوص حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ کی کشف المحجوب میں انسانی کردار، اخلاق، باہمی احترام اور معاشرتی ذمہ داریوں سے متعلق متعدد اہم مباحث ملتے ہیں۔ اس لیے زیرِ نظر بحث میں پہلے قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی عظمت و وقار کے بنیادی تصور کا جائزہ لیا گیا ہے، جس کے بعد کشف المحجوب میں اس تصور کی مختلف جہات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

انسانی عظمت و وقار کا تصور: قرآن و سنت کی روشنی میں

انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے جب سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو فرشتوں سے آپ علیہ السلام کی تکریم کرانے کیلئے انسان کو سجدہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ انسان کی عظمت اس راز میں مضمر ہے کہ وہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب ہے۔ خلافت ارضی کے حقیقی مصداق وہ انسان ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ ہیں۔ یہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے گروہ ہیں۔ درج ذیل قرآنی آیات انسان کی حقیقی خلافت، اس کے اسباب و محرکات پر روشنی ڈالتی ہیں۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ[2]

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خونریزیاں کرے گا اور ہم تجھے سراہتے ہوئے تیری تسبیح کرتے اور تیری پاکی بولتے ہیں فرمایا مجھے معلوم ہے جو تم نہیں جانتے۔

نیابت ارضی کے حقیقی مصداق انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ [3]

اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچّا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکادے گی بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے۔

خلافت ارضی اہل ایمان کا مقدر بنتی ہے۔ ارشاد فرمایا:

قَالُوا أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ [4]

بولے ہم ستائے گئے آپ کے آنے سے پہلے اور آپ کے تشریف لانے کے بعد کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کرے اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمہیں بنائے پھر دیکھے کیسے کام کرتے ہو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ [5]

اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بے شک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بے شک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔

انسانی عظمت وبزرگی کا تذکرہ قرآن ان الفاظ میں کرتا ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا [6]

اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت مخلوق سے افضل کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تمام انسانوں کو باہم برابر قرار دیا۔ فضیلت کا معیار تقویٰ کو قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال وافعال سے عظمت انسانی کو مسلمہ اصول قرار دیا۔ دوست دشمن، چھوٹے بڑے، غریب وامیر، مرد وعورت، بچے وجوان، والدین واولاد، اور دیگر تمام انسانوں کے الگ الگ حقوق مقرر فرمائے اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی پر بھی زور دیا۔ خطبہ حجۃ الوداع اس سلسلہ میں ایک واضح منشور کی حیثیت رکھتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

أَيُّهَا النَّاسُ، أَلا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، لا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعْجَمِيٍّ، وَلا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلا لأَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، وَلا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ إِلا بِالتَّقْوَى[7]

اے لوگو! تم سب کا رب ایک ہے اور تم سب کے باپ ایک ہیں۔ نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت حاصل ہے، نہ کسی عجمی کو عربی پر؛ نہ کسی سیاہ فام کو سرخ فام پر برتری ہے اور نہ کسی سرخ فام کو سیاہ فام پر؛ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

احترام انسانیت (مباحث کشف المحجوب کی روشنی میں)

مادہ پرستی کے اس دور میں انسان اخلاقی وروحانی اقدار کو پامال کرتا چلا جارہا ہے۔ اپنے مقام ومنصب کو بھلا بیٹھا ہے۔ وہ انسان جسے اسلام نے اشرف المخلوقات کا مقام عطا فرمایا ہے۔ آج سیاست، معاشرت، معیشت، اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں انفرادی سطح سے لے کر اجتماعی سطح تک فرد سے لیکر قوم تک، حکمران سے لے کر محکوم تک تمام افراد نفس پرستی، خود غرضی اور عیش وعشرت کا شکار ہیں۔ تکریم انسانیت کا جنازہ نکل گیا ہے کہیں سیاسی جنگیں ہیں تو کہیں معاشی کشمکش کے سبب بھوک نے ڈیرے ڈالدیئے ہیں۔ کہیں انسان طبقاتی تقسیم کا شکار ہیں اورامیر وغریب، اعلیٰ وادنیٰ کے وہ تصورات جنم لے رہے ہیں جو کبھی برہما وشودر کے مابین نظر آتے تھے۔ کہیں حوا کی بیٹی کی عزت تار تار کی جارہی ہے تو کہیں اسے زینت محفل بناکر اس سے جسم فروشی کی نمائش کروائی جارہی ہے۔ کہیں اولاد والدین سے تنگ آچکی ہے تو کہیں والدین کے لب پر اولاد کا شکوہ ہے کہیں خاندان ٹوٹ چکے ہیں کہیں معاشرے وملک لڑائی جھگڑے، دہشت گردی اور ظلم وبربریت کا شکار ہیں۔ ہم مسلم وغیر مسلم معاشروں میں یہ سب کچھ ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ تکریم انسانیت / احترام انسانیت کے ابدی ولافانی تصور سے ناآشنائی ہے۔ اسلام کی آمد سے پہلے جو قرآن نے دنیا کے معاشرے کا نقشہ کھینچا ہے وہ کچھ یوں ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ [8]

چمکی خرابی خشکی اور تری میں ان برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انہیں ان کے بعض کو تکوں کا مزہ چکھائے کہیں وہ باز آئیں۔

آج انسانی معاشرے دوبارہ اسی راہ کی طرف اندھا دھند بھاگے چلے جارہے ہیں۔ انسانیت کو اسلام کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے کیلئے صوفیائے کرام واولیائے عزام کی تعلیمات کا معاشرے میں عام ہونا انتہائی ضروری ہے۔ حضرت عثمان بن علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ،، کشف المحجوب ،، میں تکریم انسانیت کی اہمیت وضرورت مختلف پیرائوں میں بیان کی ہے۔ مختلف اقوال، روایات، تاریخی حقائق اور قرآن وحدیث کے بیانات قلمبند کیے ہیں۔

حضرت عثمان بن علی نے علم الٰہی کی وسعت کا تذکرہ کرتے ہوئے حکایت بیان کی ہے: بصرہ میں ایک رئیس تھا وہ اپنے باغ میں گیا۔ وہاں اس کی نظر ملازم کی بیوی پر پڑی۔ ملازم کو کسی کام کے بہانے باہر بھیج دیا اور عورت سے کہا دروازہ بند کرو۔ عورت نے کہا میں نے سب دروازے بند کر دیئے ہیں مگر ایک ہے جو بند نہیں ہو سکتا۔ رئیس نے پوچھا وہ کونسا ہے؟ عورت نے جواب دیا جو ہمارے اور خدا کے درمیان ہے رئیس بہت پشیمان ہوا اور توبہ کی۔[9]

آج ہمارے لیے عورت کی تکریم کے معاملہ میں اس حکایت میں بہت بڑی دعوت فکر موجود ہے۔ نیز خدائے بزرگ وبرتر کے احکامات کی اطاعت واتباع کی تعلیم بھی مذکور ہے۔ حضرت عثمان بن علی نے عظمت واحترام انسانیت کی علامت مال ودولت، دنیوی شان وشوکت، جاہ ومنصب کو قرار دینے کی بجائے رضائے خداوندی کو قرار دیا ہے۔ آپ کے نزدیک ہر وہ فرد جو اللہ کی رضا پالے آیا نعمت کی شکل میں یا مصیبت پر صبر کی شکل میں حقیقتاً وہی محترم ومکرم ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

> حقیقی دوستی میں دوست نہ تو دوست سے کوئی چیز طلب کرتا ہے اور نہ دوست فرمان دوست کو ٹالتا ہے، ظلم من سمی ابن آدم امیرا وقد سماہ ربہ فقیراہ،، ظلم کیا اس نے جس نے ابن آدم کو امیر کہا حالانکہ باری تعالیٰ نے اسکا نام فقیر رکھا ہے،، جس کا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے فقیر ہے وہ امیر بھی ہو تو فقیر ہے۔ ہلاک ہو وہ شخص جس نے تخت وتاج کے بل بوتے پر اپنے آپ کو امیر سمجھا۔ امیر لوگ صاحب صدقہ ہوتے ہیں اور فقیر لوگ صاحب صدق اور ہر گز صاحب صدق صاحب صدقہ کی طرح نہیں ہوتا در حقیقت سلمان رضی اللہ عنہ کا فقر سلیمان علیہ السلام کے غنا سے کم نہیں ایوب علیہ السلام کو عالم صبر میں اللہ نے فرمایا: نعم العبد (44)،، وہ اچھا بندہ ہے،، اور سلیمان علیہ السلام کو استحکام سلطنت میں بھی یہی فرمایا: نعم العبد (44)،، وہ اچھا بندہ ہے،، جب خدائے رحمٰن کی رضا حاصل ہو گئی تو فقر سلیمان رضی اللہ عنہ، غنا سلیمان علیہ السلام ہی کی طرح ہو گیا[10]

یہ فرمانے کے بعد حضرت ابو القاسم امام قشیری کے خوبصورت الفاظ نقل کرتے ہیں: لوگ فقر وغنا میں بحث وتمحیث کرتے ہیں اور اپنے لیے ایک چیز اختیار کر لیتے ہیں میں وہ چیز اختیار کرتا ہوں جو باری تعالیٰ کو پسند ہو اور وہ مجھے اس پر استقامت دے اگر وہ مجھے صاحب دولت بنائے تو میرے قدم نہ ڈگمگا جائیں اور اگر وہ مجھے فقیر رکھے تو میں حرص وحوس میں مبتلا ہو کر اس کے راستہ سے نہ ہٹ جاؤں، فقر اور تونگری دونوں ہی خدا کی نعمتیں ہیں۔ تونگری غفلت کے باعث آفت ہو جاتی ہے اور فقر لالچ وحرص کے باعث۔ گو قولاً دونوں عمدہ چیزیں ہیں لیکن عملاً مختلف ہیں۔ فقر ماسوائے دل کے فارغ ہونے کا نام ہے اور غنا غیر کے ساتھ مشغولیت دل کا۔ اگر فراغت دل میسر ہو تو نہ فقر غنا سے بہتر ہے اور نہ غنا فقر سے۔ غنا کثرت

متاع کا نام اور فقر قلت متاع کا نام ہے اور تمام متاع کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جب طالب ملکیت کو ترک کر دے تو وہ شرک سے محفوظ ہو جاتا ہے اور وہ دونوں ناموں سے بے نیاز ہو جاتا ہے،،۔[11]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک تکریم انسانیت کا معیار مال و دولت نہیں ہے۔ انسانی عظمت کا معیار اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا حصول ہے۔ مادہ پرستی کے اس دور میں آپ کے اس نظریے کی اشاعت بہت اہم اور ضروری ہے۔ آپ کے نزدیک عظمت انسانیت / تکریم و احترام انسانیت کا معیار قرب خداوندی کا حصول ہے اس لیے آپ لکھتے ہیں،، جسے حق تعالیٰ کی حضوری حاصل ہے وہ عزت والا ہے اور جسے بے حضوری ہے وہ ذلیل ہے۔ ہر وہ صعوبت جو مشاہدے اور قربت حق کا باعث ہو قابل قبول ہے۔،،[12]

آپ کے نزدیک احترام انسانیت کی حقیقت اس امر میں پوشیدہ ہے کہ انسان کا دل نور ایمان سے مزین ہو آپ فرماتے ہیں:

> صفا دوستان حق کی صفت ہے جو ایسے خورشید کی مانند ہیں جس پر ابر نہ ہو چونکہ صفا نشان محبت ہے اور محبت کرنیوالے اپنی صفات کو نذر فنا کر کے صرف محبوب کی صفات پر جیتے ہیں۔ ارباب حال پر ان کی مثال روشن آفتاب کی سی ہے۔ حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب حارثہ رضی اللہ عنہ سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا عبد نور اللہ قلبہ باالایمان،، وہ ایسا بندہ ہے جس کا دل اللہ نے نور ایمان سے روشن کیا ہے اسی نور کے فیض سے اس کا چہرہ چاند کی طرح تابندہ ہے اور وہ نور ربانی کا پیکر ہے۔[13]

آپ کے نزدیک احترام انسانیت کا ایک اور بنیادی سبب اعلیٰ اخلاق و ادب کا حصول بھی ہے فرماتے ہیں:

> جو کوئی اوقات کے ادب کو مد نظر رکھے وہ مقام آدمیت پر سرفراز ہوتا ہے اور جو ادب کو ضائع کرے وہ نزدیکی اور قبولیت سے دور جا پڑتا ہے اور مردود ہو جاتا ہے[14]

آپ کے نزدیک انسان کی عزت و تکریم سادگی میں ہے وہ کہتے ہیں:

> حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس خرقہ تھا جس میں تیس پیوند لگے ہوئے تھے اور نیز فرماتے تھے: اچھا کپڑا وہ ہے جس کا معاوضہ کم ہو۔[15]

آپ کے نزدیک دنیوی حرص و ہوس، مال و دولت کی کوئی اہمیت نہیں ہے بلکہ یہ فتنہ و فساد کا باعث ہے یہ چیزیں انسانیت کی عزت و تکریم سے دور لے جاتی ہیں وہ لکھتے ہیں: پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے فرمایا: تعس عبد الدرا ھم وتعس عبد الدینار وتعس عبد الخمیستہ والقطیفۃ، ہلاک ہوا بندہ درہم کا اور ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور ہلاک ہوا بندہ لباس و کمخواب کا،۔[16]

تکریم انسانیت کا ایک معیار یہ بھی ہے کہ انسان عاجزی وانکساری کا پیکر ہو۔ملامت کرنیوالوں کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہو۔ایسے ہی انسانوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں: باری تعالی نے اہل ایمان کا ذکر فرمایا تو کہا کہ وہ ملامت کرنیوالوں کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوتے۔

وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾

وہ کسی کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوتے یہ اللہ کا فضل ہے جو وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔[17]

انسانی عظمت کا معیار یہ بھی ہے کہ انسان کسی عہدے ومنصب کی خواہش نہ کرے اور ذمہ داری ملنے کی صورت میں اس کو کماحقہ ادا کرے اس سلسلہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی سے بہترین مثالیں ملتی ہیں حضرت عثمان بن علی لکھتے ہیں:

زہری نے روایت کی ہے کہ جب لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کر رہے تھے تو آپ نے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا، واللہ ماکنت حریصا علی الامارۃ یوما ولا لیلۃ قط ولا کنت فیھا راغبا ولا ساء لتھا اللہ قط فی سر وعلانیۃ ومالی فی الامارۃ من راحۃ بخدا مجھے امیر بننے کا لالچ نہیں اور نہ میں نے کسی دن یا رات امارت کی حرص کی ہے نہ مجھے اس سے رغبت ہے۔نہ میں ظاہر یا پوشیدہ کبھی اللہ تعالیٰ سے اس کی خواہش کی اور نہ میرے لیے اس میں کوئی راحت ہے[18]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نزدیک عہدہ ومنصب سے کہیں زیادہ اہم انسانی جان کی قدر وقیمت تھی۔ حکم ربانی کو بے چون وچرا تسلیم کرلینا، حرف شکایت لب پر نہ لانا اور راضی بہ رضا رہنا انسانی عظمت ووقار کی عمدہ علامات ہیں جو خلیفہ سوم میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ حضرت عثمان اور حضرت امام حسن کے باہم مذاکرے کو یوں بیان کرتے ہیں:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے عرض کی ،،امیر المومنین !آپ کے حکم کے بغیر ہم تلوار نہیں نکال سکتے۔آپ سچے امام ہیں۔اجازت دیجے ہم اس فتنہ کو دور کردیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یا ابن اخی ارجع واجلس فی بیتک حتی یاتی اللہ با مرہ فلا حاجۃ لنا فی اھراق

الدماء،،اے میرے بھائی کے بیٹے لوٹ جااور اپنے گھر میں بیٹھ یہاں تک کہ تقدیر خداوندی ظاہر ہو پس ہمیں مسلمانوں کا خون بہانا درکار نہیں،، یہ درد و بلا کے عالم میں تسلیم کا نشان ہے،،[19]

حضرت عثمان بن علی کے نزدیک ایک عظیم انسان حلم طبع کا مالک ہوتا ہے۔ کشف المحجوب میں ایک حکایت میں حضرت امام حسن کے حلم طبع کی مثال دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

حکایت میں ہے کہ ایک بدوی صحرا سے آیا حضرت حسن رضی اللہ عنہ کوفہ میں اپنے گھر کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ بدوی نے گالی دی اور آپ کے ماں باپ کو برا بھلا کہا۔ آپ اٹھے اور کہا، اے بدوی تو بھوکا ہے یا پیاسا یا تجھے کوئی تکلیف ہے ؟اس نے پھر آپ کو اور آپ کے ماں باپ کو برا بھلا کہا حضرت حسن نے ایک غلام کو حکم دیا اور انہوں نے ایک تھیلی چاندی کے سکوں کی بدوی کے آگے ڈال دی۔ پھر آپ نے فرمایا: مجبور ہوں اس سے زیادہ میرے گھر میں موجود نہیں ورنہ دریغ نہ کرتا جب بدوی نے یہ بات سنی تو پکار اٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند ہے میں صرف حلم طبع کا امتحان لے رہا تھا۔[20]

انسانی عظمت و تکریم اس امر میں پوشیدہ ہے کہ انسان والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کرے۔ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار رہے۔ آپ کشف المحجوب میں لکھتے ہیں: والدہ کے حقوق کی نگہداشت حج سے بہتر ہے[21] انسان کی اصل دولت اور مال و متاع اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ ما مالک قال: الرضا عن اللہ والغناء عن الناس،، تیری دولت کیا ہے ؟کہا رضائے خدا اور بے نیازیء خلق،،[22]

آپ کے نزدیک عظیم و مقرب بارگاہ انسان وہ ہے جو صابر و شاکر رہے۔ فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوران کلام رب تعالیٰ سے پوچھا: **این اطلبک** ،، میرے مولا ! میں تجھے کہاں تلاش کروں ؟جواب **ملاعند المنکسرۃقلو بھم** ،،ٹوٹے ہوئے دلوں میں،، عرض کی بار خدایا ! کوئی دل میرے سے زیادہ ٹوٹا ہوا نہیں۔ تو پھر جہاں تو ہے وہاں میں ہوں،،[23]

انسان کی عظمت و تکریم کا ایک بنیادی سبب،، صداقت،، کو قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت ذوالنون مصری کا قول ہے: الصدق سیف اللہ فی ارضہ ما وضع علی شئی الا قطعہ،، صداقت خدا کی تلوار ہے جس چیز پر پڑتی ہے اس کاٹ دیتی ہے۔ صداقت مسبّب پر نظر رکھنے کا نام ہے اسباب کو ثابت کرنے کا نہیں۔،،[24]

ایک عظیم انسان کے خصائص بیان کرتے ہوئے، حضرت بشر حافی کا قول نقل کرتے ہیں: روایت ہے کہ بشر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص دنیا کی عزت اور عاقبت کی سرفرازی کا طالب ہے اس کیلئے یہ تین چیزیں ضروری ہیں:

1۔ غیر سے انعام کی ہوس نہ رکھے۔

2۔ کسی کو برا نہ کہے۔

3۔ کسی کی دعوت قبول نہ کرے۔،،[25]

کشف المحجوب میں جوانمردی کے تین خوبصورت نشانات بیان فرمائے، لکھتے ہیں:

جوانمردی کے تین نشانات ہیں؛ وفائے بے خلاف، تعریف بے عطا، عطائے بے سوال،،[26]

ابو عبداللہ محمد بن حبیق کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:،، جو اپنی زندگی میں صحیح زندگی کی طلب رکھتا ہے اسے اپنے دل میں طمع کو جگہ نہیں دینی چاہیئے،،[27]

آپ ابوالحسن نوری کا قول نقل کرتے ہیں،، جو لوگ ہر چیز کو من اللہ سمجھتے ہیں وہ ہر چیز میں اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔،،[28]

ابو عبداللہ بن علی ترمذی کا قول ہے۔،، **من جهل اوصاف العبوديه فهوبنعوت الربانية اجهل** ،، جسے شریعت اور آداب زندگی کا علم نہ ہو اسے ہرگز علم حق نہیں ہوتا،،[29]

گویا آپ کے نزدیک انسان کی قدر و قیمت علم کے سبب سے ہے اور حقیقی علم،، علم شریعت و آداب زندگی کا علم،، ہے جس سے عرفان حق نصیب ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث

کشف المحجوب کے مذکورہ مباحث کے تجزیے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ کے ہاں تکریمِ انسانیت محض ایک معاشرتی یا اخلاقی قدر نہیں بلکہ ایک جامع روحانی، اخلاقی اور عملی تصور ہے، جس کی بنیاد انسان کے تعلق باللہ، تزکیۂ نفس، حسنِ کردار اور حقوق العباد کی ادائیگی پر قائم ہے۔ ان کے نزدیک انسان کی حقیقی عزت و عظمت کا معیار مال و دولت، حسب و نسب، ظاہری جاہ و منصب یا دنیوی اقتدار نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا، تقویٰ، معرفتِ حق اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔ یہی تصور اسلامی تعلیمات میں بیان کردہ کرامتِ انسانی کو ایک عملی اور اخلاقی نظام میں تبدیل کرتا ہے۔

کشف المحجوب کے مباحث سے تکریمِ انسانیت کے درج ذیل بنیادی عناصر سامنے آتے ہیں:

1. علم کا حصول اور بالخصوص علمِ شریعت و آدابِ زندگی سے آگاہی؛

2. علم پر عمل اور علم کو کردار و عمل کا حصہ بنانا؛

3. اللہ تعالیٰ کی اطاعت و رضا کو فقر و غنا، آسائش و مصیبت اور ہر حال میں مقدم رکھنا؛

4. قلب کو نورِ ایمان سے منور کرنا اور اخلاص و محبتِ الٰہی پیدا کرنا؛

5. حسنِ اخلاق، ادب اور پاکیزہ کردار کو اختیار کرنا؛

6. سادگی، قناعت اور دنیاوی حرص و ہوس سے اجتناب کرنا؛

7. عجز و انکسار اختیار کرنا اور تکبر و خود پسندی سے محفوظ رہنا؛

8. جاہ و منصب کی طلب سے گریز اور ذمہ داری ملنے کی صورت میں اسے دیانت داری سے ادا کرنا؛

9. فتنہ و فساد، آزمائش اور مصیبت کے مواقع پر صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا؛

10. حلم و بردباری کو اختیار کرنا اور اشتعال و انتقام کے بجائے عفو و درگزر سے کام لینا؛

11. والدین کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا؛

12. حقوق العباد کی پاس داری اور دوسروں کے ساتھ خیر خواہی، محبت اور احترام کا معاملہ کرنا؛

13. خودداری، توکل اور بے نیازی کو اختیار کرنا اور اپنی عزت کو مادی وسائل سے وابستہ نہ کرنا؛

14. صدق و اخلاص کو انسانی عظمت کا لازمی وصف سمجھنا؛

15. جوانمردی، ایثار، وفاداری اور بے غرض خدمتِ خلق کو عملی زندگی کا حصہ بنانا۔

اس تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ہجویریؒ کے تصورِ تکریمِ انسانیت میں باطنی اصلاح اور اجتماعی اصلاح باہم مربوط ہیں۔ فرد جب ایمان، علم، اخلاص، تقویٰ، تواضع، صبر، حلم اور حسنِ سلوک جیسی صفات اختیار کرتا ہے تو اس کے اثرات صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتے بلکہ خاندان، معاشرے اور اجتماعی زندگی تک پھیلتے ہیں۔ چنانچہ انسانی عزت کا

تحفظ محض قانونی ضابطوں یا سماجی نعروں سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے انسان کے باطن، کردار اور طرزِ عمل کی اصلاح بھی ناگزیر ہے۔

موجودہ دور میں جب مادہ پرستی، خود غرضی، طبقاتی تفاوت، عدمِ برداشت، تشدد، معاشرتی انتشار اور انسانی حقوق کی پامالی جیسے مسائل شدت اختیار کر رہے ہیں، کشف المحجوب میں پیش کردہ تعلیمات ایک مؤثر اخلاقی و روحانی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ ہجویریؒ کا پیغام یہ ہے کہ انسان کی حقیقی عظمت اس کے مادی مرتبے میں نہیں بلکہ اس کے کردار، تقویٰ، اللہ تعالیٰ سے تعلق اور مخلوقِ خدا کے ساتھ حسنِ سلوک میں ہے۔ اس لیے انسانی معاشرے میں امن، عدل، باہمی احترام اور استحکام کے قیام کے لیے ان تعلیمات کو محض صوفیانہ افکار کے طور پر پڑھنے کے بجائے ایک جامع اخلاقی اور معاشرتی رہنما اصول کے طور پر سمجھنے اور عملی زندگی میں نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔ یوں کشف المحجوب کی روشنی میں تکریمِ انسانیت کا تصور فرد کی روحانی تطہیر سے شروع ہو کر حقوق العباد، خدمتِ خلق اور اجتماعی امن و استحکام تک پھیلتا ہے۔ یہی جامع تصور انسانی وقار کے تحفظ اور ایک متوازن، پُرامن اور اخلاقی معاشرے کی تشکیل کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

کتابیات

1. *The Qur'an*.
2. Abd al-Qayyum. *Tarikh-i Islam*. Faisalabad: Maktabah Islamiyyah, 2017.
3. Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad ibn Muhammad. *Ihya' 'Ulum al-Din*. Beirut: Dar al-Ma'rifah.
4. Al-Hujwiri, 'Ali ibn 'Uthman. *Kashf al-Mahjub*. Translated by Allama Fazl al-Din Gohar. Lahore: Zia-ul-Qur'an Publications, 2010.
5. Al-Hujwiri, 'Ali ibn 'Uthman. *Kashf al-Mahjub: The Oldest Persian Treatise on Sufism*. Translated by Reynold A. Nicholson. London: Luzac & Co., 1911.
6. Al-Qushayri, Abu al-Qasim 'Abd al-Karim ibn Hawazin. *Al-Risalah al-Qushayriyyah*. Beirut: Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah.
7. Alvi, Khalid. *Islam ka Mu'ashrati Nizam*. Lahore: Al-Faisal Nashiran wa Tajiran-i Kutub.
8. Arberry, A. J. *Sufism: An Account of the Mystics of Islam*. London: George Allen & Unwin, 1950.
9. *Batini Bimariyon ki Malumat*. Karachi: Maktabat al-Madinah, Dawat-i Islami.
10. Chittick, William C. *The Sufi Path of Knowledge: Ibn al-'Arabi's Metaphysics of Imagination*. Albany: State University of New York Press, 1989.
11. Hamidullah, Muhammad. *Islam ka Ta'aruf*. Translated by Sayyid Khalid Javed Mashhadi. Lahore: Beacon Books, 2013.
12. Ibn Hisham, 'Abd al-Malik ibn Hisham. *Sirat Ibn Hisham*. Translated by Mawlvi Qutb al-Din Ahmad. Lahore: Islami Kutub Khana.
13. Izutsu, Toshihiko. *Ethico-Religious Concepts in the Qur'an*. Montreal: McGill-Queen's University Press, 1966.
14. Kamali, Mohammad Hashim. *The Dignity of Man: An Islamic Perspective*. Cambridge: Islamic Texts Society, 2002.
15. Mubarakpuri, Safi al-Rahman. *Al-Raheeq al-Makhtum*. Lahore: Al-Maktabah al-Salafiyyah.
16. Nasr, Seyyed Hossein. *The Heart of Islam: Enduring Values for Humanity*. New York: HarperSanFrancisco, 2002.
17. Qadri Chiryakoti, Muhammad Afroz. *Khulasah Mazāmin-i Qur'an*. Karachi: Maktabah Hassan, Markaz Faizan-i Madinah, 2016.
18. Rahman, Fazlur. *Major Themes of the Qur'an*. Chicago: University of Chicago Press, 1980.
19. Rizvi, Muhammad Owais. *Alami Baradari ka Wahshatnak Mu'ashrah*. Karachi: Maktabah Hassan, Markaz Faizan-i Madinah.

20. Schimmel, Annemarie. *Mystical Dimensions of Islam*. Chapel Hill: University of North Carolina Press, 1975.
21. Shibli Nu‘mani. *Sirat al-Nabi*. Faisalabad: Maktabah Islamiyyah.

حوالہ جات

1

[2] The Qur’an, al-Baqarah 2:30.
[3] The Qur’an, Sad 38:26.
[4] The Qur’an, al-A‘raf 7:129.
[5] The Qur’an, al-An‘am 6:165.
[6] The Qur’an, al-Isra’ 17:70.
[7] Ahmad ibn Hanbal, *Musnad Ahmad ibn Hanbal* (Lahore: Maktabah Rahmaniyyah, Ghazni Street), 5:411.
[8] The Qur’an, al-Rum 30:41.
[9] Ali ibn Uthman al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub* (Lahore: Maktabah Shams-o-Qamar, Jamia Hanifiyyah Ghausiyyah, Bhatti Chowk), 58.
[10] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 72.
[11] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 72.
[12] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 76.
[13] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 82.
[14] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 92.
[15] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 95.
[16] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 111.
[17] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 113.
[18] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 124.
[19] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 126.
[20] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 131.
[21] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 152.
[22] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 152.
[23] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 163.
[24] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 164.
[25] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 168.
[26] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 176.
[27] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 191.
[28] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 196.
[29] Al-Hujwiri, *Kashf al-Mahjub*, 206.